علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؔ اور ان کی تصنیف "معین الابواب": تعارف، اسلوب و منہج اور خصوصیات

Allama Hafiz Abdul Aziz Saeedi and his book "Mu'een al-Abwab": Introduction, Style, Method and Features

Muhammad Wasi-ul-Akhlaq
MPhil Scholar Faculty of Usooluddin,
International Islamic University Islamabad (IIUI)
Email: drmfareedsaeedi@gmail.com
Hafiz Muhammad Kashif
PhD Scholar Department of Usooluddin, University of Karachi
Email: 786kashif2015@gmail.com
Hafiz Muhammad Aqib Bilal
MPhil Scholar Islamic Research Center,
Bahauddeen Zakariya University Multan
Email: muhammadaqib0011@gmail.com

Abstract
In the field of Arabic sciences, the status of "Ilm Sarf" (the science of Arabic morphology) is fundamental and most important. Arab scholars regard Ilm Sarf as the foundation of all Arabic sciences. Ilm Sarf provides the knowledge of recognizing word forms, changing words, and the rules for transforming one form into another. This enables individuals to avoid linguistic errors in pronunciation.Allama Hafiz Abdul Aziz Saeedi is a multifaceted personality within this field. His interests go beyond mere contemplation; he actively applies his thoughts. Allama Hafiz Abdul Aziz Saeedi's work "Mu'een al-Abwab" spans two volumes and encompasses all aspects of Ilm Sarf, including an introduction, rules of Sarf, modifications, combinations, explanations, and other valuable research. It is beneficial for both students and teachers in its comprehensiveness and contribution to the academic community.
Keywords: Arabic sciences, Ilm Sarf, Hafiz Abdul Aziz Saeedi, Mu'een al-Abwab, Abwab Al-Sarf

علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؔ

ابتدائی تعارف:

علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؔ 2 مئی 1962ء کو بوقت صبح صادق، چک نمبر 62 لڈن، تحصیل وہاڑی ضلع ملتان، حال ضلع وہاڑی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد میاں قادر بخش بھٹی مرحوم آپ کی تعلیم کے آغاز سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔[1]

تعلیم وتربیت:

والد گرامی کی خواہش کے مطابق آپ کو تعلیم اور حفظِ قرآن کیلئے جامع مسجد در کھاناں والی حلیم کھچی تحصیل میلسی میں حضرت مولانا حافظ اللہ دتہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا گیا، سورۃ آل عمران تک مکمل حفظ کرنے کے بعد اپنے دور کے معروف اور جید حافظ فخر الصلحاء الحاج حافظ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ[2] (دربار حضرت ساون پال موضع ڈھمکی تحصیل میلسی ضلع وہاڑی) سے سورۃ النساء سے لے کر سورۃ الناس تک مکمل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ حافظ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی تحریک و تائید پر آپ کی والدہ ماجدہ اور برادر اکبر مستری حاجی عبد الخالق سعیدی مرحوم نے علم دین کے حصول کیلئے مدرسہ خفیہ رضویہ سعیدیہ مصباح العلوم پکا بازار میلسی میں داخل کرایا جہاں اُس وقت شعبہ درس نظامی میں استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ غلام حیدر اویسی مدظلہ صدر معلم اور شیخ الحدیث تھے آپ سے تقریباً چار سال کے عرصہ میں فارسی نظم سے قدوری، مرقات، اصول الشاشی، صرفیہ اور ایساغوجی وغیرہ تک مختلف علوم وفنون سے متعلقہ کتب پڑھیں۔ شوال 1397ھ / 1977ء میں جنرل (ر) ضیاء الحق کے مارشل لاء کے بعد تعلیمی سال کے آغاز پر جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان میں داخلہ لیا۔ چھ سال تک جامعہ انوار العلوم میں زیر تعلیم رہے۔ 1983ء میں دورہ حدیث کیا۔ بی اے کا امتحان 1984ء میں بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے پاس کیا جبکہ ملتان سیکنڈری بورڈ سے 1983ء میں فاضل عربی اور 1987ء میں فاضل اردو کے امتحانات پاس کئے۔[3]

شیوخ کرام:

01 غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ۔[4] آپ علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ صاحب کے پیر و مرشد، مربی اور استاد ہیں۔ سعیدیؔ صاحب نے ترجمۃ القرآن "البیان" کی تیاری میں اپنے شیخ کے حکم پر معاونت کی اور دورہ حدیث سے فراغت کے متصل بعد اپنے شیخ کے حکم پر جامعہ انوار العلوم ملتان میں تدریس کا آغاز کیا۔ سعیدیؔ صاحب نے "معین الابواب" کا انتساب بھی اپنے شیخ کریم کی طرف کیا ہے۔

02 شیخ الحدیث علامہ مولانا حافظ محمد مشتاق احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔

03 شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی رحمۃ اللہ علیہ۔ سعیدیؔ صاحب نے آپ سے باقاعدہ اسباق نہیں پڑھے تاہم آپ کی ہدایات اور رہنمائی میں اپنے تدریسی و تنظیمی معاملات کو سرانجام دیا۔ آپ نے سعیدیؔ صاحب کی "معین الابواب" لکھنے کے دوران نہ صرف سرپرستی فرمائی بلکہ وقتاً فوقتاً کام کی نوعیت بھی

دریافت فرماتے رہے اور مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

04 علامہ مولانا محمد یوسف تونسوی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔

05 علامہ مولانا حافظ ممتاز احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔

06 علامہ مولانا عبد العزیز چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔

07 علامہ مولانا حافظ محمد عبد الحکیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔

08 علامہ مولانا اللہ بخش سعیدی رحمۃ اللہ علیہ۔

09 علامہ مولانا مفتی غلام مصطفیٰ رضوی دام ظلہٗ۔

10 علامہ حافظ غلام حیدر اویسی دام ظلہٗ۔

11 مولانا قاری محمد یار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔

12 قاری نور جمال رحمۃ اللہ علیہ۔

13 حضرت مولانا حافظ اللہ دتہ رحمۃ اللہ علیہ۔

14 استاذ الحفاظ فخر الصلحاء الحاج حافظ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ۔(5)

دینی و سیاسی خدمات:

01 فراغت کے متصل بعد اپنے شیخ کے حکم پر یکم شوال المکرم 1403ھ / 11 جولائی 1983ء کو جامعہ انوار العلوم ملتان میں تدریس کا آغاز کیا اور 31 مارچ 1986ء تک پڑھاتے رہے۔ پھر شیخ کریم کے حکم پر ہی مدرسہ حنفیہ رضویہ مصباح العلوم میلسی میں بطور صدر مدرس خدمات سر انجام دیں۔

02 صدر مدرس مدرسہ حنفیہ رضویہ مصباح العلوم میلسی: یکم اپریل 1986ء تا 24 اکتوبر 1989ء۔

03 سیکرٹری و معاونِ خاص علامہ سید حامد سعید کاظمی: 25 اکتوبر 1989ء تا 2003ء۔

04 مدرس عربی جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان: یکم شوال المکرم 1413ھ / 11 جولائی 1993ء تا حال۔(6)

ملّی و تنظیمی خدمات:

جامعہ انوار العلوم ملتان کے طلبہ کی نمائندہ تنظیم "بزم سعید" کے رکنِ مجلسِ عاملہ، نائب ناظم، قائم مقام ناظم اعلیٰ، ناظم اعلیٰ اور نائب صدر کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیں۔

مضامین نگار ماہنامہ السعید ملتان۔ رکن رویت ہلال کمیٹی ضلع ملتان۔

کارکن کل پاکستان سُنّی کانفرنس 1978ء ملتان۔ کارکن تحریک نظام مصطفیٰ 1979ء۔

کارکن سُنّی کنونشن موچی دروازہ لاہور۔ معاون خبر رساں انٹرنیشنل سنی کانفرنس اپریل 2000ء ملتان۔

عہدہ دار انجمن طلبہ مدارس عربیہ پاکستان ضلع ملتان۔ ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان میلسی شہر۔

تاحال آرگنائزر جلوس میلاد النبی "کاروانِ مصطفیٰ ﷺ"۔ تاحال مرکزی ناظم اعلیٰ تنظیم فضلاء انوار العلوم ملتان پاکستان۔

بانی و آرگنائزر "کاروانِ مصطفیٰ ﷺ موٹر سائیکل ریلی "بسلسلہ آمدِ ربیع الاول۔[7]

تصنیفی خدمات:

آپ کو تدریس کے ساتھ ساتھ تحریر کا ذوق بھی حاصل ہے جو قابل تحسین ہے۔ اب تک مختلف موضوعات پر قلم اٹھا چکے ہیں جو یہ ہیں:

علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی عقائد پر مختصر فارسی کتاب "ایمان کامل" پر حاشیہ (مطبوعہ)۔

معین الابواب (دو جلدیں، مطبوعہ)۔ مکتبہ مہریہ کاظمیہ کی شائع کردہ کتب پر کئی عرض ناشر (مطبوعہ)۔

فضائل واحکام ماہ صیام (پمفلٹ، مطبوعہ)۔ بینک کے سود کی شرعی حیثیت (تحقیقی مقالہ، غیر مطبوعہ)۔

فضائل ومسائل قربانی (پمفلٹ، مطبوعہ)۔ مفتاح الصرف (صرف کی ابتدائی کتاب، زیر ترتیب)۔

معین الطلاب فی خاصیات الابواب (زیر ترتیب)۔ انوار المصادر (زیر ترتیب)۔

جامع تعلیلات (زیر ترتیب)۔ معین الطالب لحل الصیغ المشکلہ (زیر ترتیب)۔[8]

تعارف "معین الابواب"

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ کی تصنیف "معین الابواب" دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ "معین الابواب جلد اوّل" میں صحیح کے ثلاثی مجرد ومزید فیہ، رباعی مجرد ومزید فیہ اور ملحقات نیز مہموز الفاء، مہموز العین، مہموز اللام، مضاعف ثلاثی اور رباعی کے تمام 97 ابواب کی مکمل گردانیں، مقدمۃ الصرف، اصطلاحات صرفیہ، قواعدِ مہموز، قواعدِ کتابت ہمزہ، قواعدِ مضاعف، تخفیفات و تسہیلات اور ادغامات، ہر باب کے اختتام پر ذخیرۂ مصادر مع معانی لکھنے کے علاوہ لازم مصادر کی گردان کا موزوں ترین طریقہ اپنایا گیا ہے، نیز کمپوزنگ میں حرکات وسکنات کے ساتھ ساتھ مد اور ادغام وغیرہ تک کی مکمل احتیاط کی گئی ہے۔

"معین الابواب جلد دوم" میں مرکبات ومخلّطات یعنی کھچڑی کے 35 ابواب سمیت مثال، اجوف، ناقص اور لفیف کے کل 135 ابواب کی مکمل گردانوں کے علاوہ معتل الفاء، معتل العین اور معتل اللام کے قوانین نیز نئے اسلوب سے ابواب کی تعلیلات درج کی گئی ہیں۔ مخلّطات کے صرف آٹھ ابواب کی تعلیلات کی گئی ہیں اور باقی ابواب کی تعلیلات احباب کے حکم کی تعمیل میں طلبہ کی مشق کیلئے چھوڑ دی گئی ہیں۔

"معین الابواب" کی مکمل کمپوزنگ اور پیرابندی مصنف علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؒ نے خود کی ہے۔

سببِ تالیف:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؒ "معین الابواب جلد اوّل" کے "حرف بیان" میں ذکر کرتے ہیں:

جامعہ سے فراغت کے بعد نئے تعلیمی سال کے آغاز پر اپنی مادر علمی میں حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے جب ابتدائی کتب کی تدریس کی ذمہ داری سنبھالی تو جامعہ میں رائج صرف کی تقریباً تمام کتب پڑھانے کا حکم ہوا، یہ حقیقت ہے کہ قوانینِ صرفیہ پر عبور کے ساتھ ساتھ ابواب اور صِیَغ کی مشق بھی نہایت اہم اور لازمی چیز ہے۔ اُس وقت "ابواب الصرف" کے نام سے متعدد کتب مارکیٹ میں موجود تھیں مگر صحت کے معیار سے گری ہوئی اور طلبہ کی ضرورت پوری کرنے سے قاصر، لہٰذا فقیر نے طلبہ کو کسی خاص مصنف کی کتاب پڑھنے کا پابند کئے بغیر زبانی "ابواب" پڑھانے کا تجربہ کیا اور الحمدللہ یہ نہایت کامیاب رہا، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ طلبہ میں فطری سہل انگاری اور سہولت پسندی بہت بڑھ گئی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ کچھ نہ کرنا پڑے بلکہ سب کچھ تیار اور لکھا لکھایا مل جائے۔ ان حالات میں ابواب کی مکمل گردانوں پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہونے لگی، چنانچہ علماء کرام اور جامعہ کے طلبہ کی طرف سے تقاضا بڑھ گیا کہ فوراً ابواب کی مکمل گردانوں پر مشتمل ایک کتاب لکھی جائے۔[9]

وجہ تسمیہ:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؒ نے اپنی تصنیف میں چونکہ تمام ابوابِ صرف ذکر کرنے کا التزام کیا اسی لئے اس کتاب کا نام آپ کے ساتھی اور جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان کے استاد اور ناظم تعلیمات علامہ محمد سعید سعیدی صاحب نے "معین الابواب" تجویز کیا۔(10)

امتیازات و خصوصیات

مقدمۃ الصرف:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدی نے "معین الابواب" کے آغاز میں ایک شاندار تفصیلی مقدمہ لکھا ہے۔ اس میں آپ کا اسلوب معاصر مصنفین میں سب سے عمدہ ہے۔ بہت سی ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جو معاصر کتب میں نہیں ملتیں۔ اس میں مختلف اصطلاحات اور ان کی اقسام کے غیر معروف نام ذکر کر کے مشتہر کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں کہ

> اُمُّ الزوائد، حروفِ علت کو کہتے ہیں۔ مثال کو معتل الطرف، اجوف کو ذو ثلاثہ جبکہ ناقص کو منقوص اور ذوار بعہ بھی کہا جاتا ہے۔

تقسیم حروف کا بیان:

مقدمۃ الصرف میں حرف کی تعریف کے بعد حروف کی دو اقسام ذکر کیں: (۱) حروفِ معانی (۲) حروفِ مبانی۔ پھر حروفِ مبانی کی دو قسمیں بنائی ہیں: (۱) حروفِ اصلیہ (۲) حروفِ زائدہ۔ بعد ازاں ایک تحقیقی نوٹ تحریر کیا ہے، جس میں لکھتے ہیں:

> حروف مبانی کی یہ تقسیم کسی کلمہ میں ان حروف کے محل وقوع کے اعتبار سے ہے، ورنہ تخفیف کی غرض سے حروف کی تبدیلی یا حذف کی عمومی صلاحیت اور عدم صلاحیت کے اعتبار سے حروف کی یہ دو قسمیں ہیں: (۱) حروف علت اور (۲) حروف صحیح۔
>
> **حروف اَصلیہ:** وہ حروف ہیں جو تمام گردانوں میں آئیں اور وزن کرتے وقت فاء، عین اور لام کے مقابلے میں واقع ہوں جیسے نَصَرَ (بروزن فَعَلَ) اور عَلِمَ (بروزن فَعِلَ) کے حروف۔
>
> **حروف زائدہ:** وہ حروف ہیں جو تمام گردانوں میں نہ آئیں اور وزن کرتے وقت فاء، عین

اور لام کے مقابلے میں نہ ہوں جیسے اَکْرَمَ (بروزن اَفْعَلَ) میں ہمزہ اور تَدَحْرَجَ (بروزن تَفَعْلَلَ) میں تاء۔ (11)

وزن کی اقسام:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؒ نے "معین الابواب" میں صرفی وزن کی تعریف سے قبل مطلقاً وزن کی تعریف و اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وزن تین قسم پر ہے: (۱) وزن صرفی (۲) وزن صوری اور (۳) وزن عروضی۔

وزن صرفی: جس وزن کی حروف اصلیہ وزائدہ، حرکاتِ خصوصیہ اور سکنات میں اپنے موزون کے ساتھ موافقت ہو، وہ وزن صرفی کہلاتا ہے، اسکا نام وزن تصریفی بھی ہے۔ جیسے نَوَاصِرُ بروزن فَوَاعِلُ ۔ اس میں وزن کا حرفِ ساکن موزون کے حرفِ ساکن۔ حرف ِ متحرک، متحرک۔ مفتوح، مفتوح۔ مکسور، مکسور اور حرف مضموم، مضموم کے مقابلے میں واقع ہوا ہے۔

وزنِ صوری: جس وزن کی حرکاتِ خصوصیہ اور سکنات میں اپنے موزون کے ساتھ موافقت ہو، وہ وزنِ صوری کہلاتا ہے۔ خواہ حروفِ اصلیہ اور زائدہ کی موافقت نہ بھی پائی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ جیسے نَوَاصِرُ بروزن فَوَاعِلُ، مَفَاعِلُ اور اَفَاعِلُ ۔ اس میں بھی وزن کا حرفِ ساکن، موزون کے حرفِ ساکن۔ حرف ِ متحرک، متحرک۔ مفتوح، مفتوح۔ مکسور، مکسور اور حرفِ مضموم، مضموم کے مقابلے میں واقع ہے۔

وزن عروضی: جس میں وزن اور موزون کے درمیان حرکات و سکنات میں موافقت ہو، اگرچہ حروفِ اصلیہ وزائدہ اور حرکاتِ خصوصیہ میں موافقت نہ بھی ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسے نَوَاصِرُ کا وزن مَفَاعِلُ، اَفَاعِلُ، مِفَاعِلُ اور اِفَاعِلُ۔ (12)

اصطلاحاتِ صرفیہ:

مقدمۃ الصرف کے بعد "اصطلاحاتِ صرفیہ" کے نام سے ایک مفصل تحریر ہے جس میں کچھ اہم مگر غیر معروف اصطلاحات بھی ذکر کی ہیں۔ جیسے:

اسم مُعَرَّب: وہ اسم ہے جو اصل میں عربی زبان کا لفظ نہ ہو، اُس کے کچھ حروف کو بدل دیا جائے تاکہ وہ عربی کے قریب ہو کر اُس میں استعمال ہونے لگے۔ جیسے "شَنْگَرَف" فارسی کا مُعَرَّب "شَجْرَف"۔ (13)

اسم دخیل: وہ غیر عربی اسم جو بغیر کسی تبدیلی کے کلام عرب میں مستعمل ہو۔ جیسے لفظ "فِرْدَوْس" رومی زبان کا لفظ ہے جنت کے معنی میں اور ایسے ہی لفظِ "تَنُّوْر" ہے۔ (14)

معتل الکل کی وضاحت:

عام طور پر کتبِ صرف میں معتل کی دو قسمیں ذکر کی گئی ہیں (۱) معتل بہ یک حرف (۲) معتل بہ دو حرف۔ تاہم علامہ حافظ عبد العزیز سعیدی نے "معتل بہ سہ حرف" کو معتل کی قسم ثالث کے طور پر ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> معتل کی اقسام میں ایک "معتل الکل" بھی ہے یعنی وہ کلمہ جس کے تمام حروفِ اصلیہ، حروفِ علت ہوں۔ اُسے "معتل بہ سہ حرف" اور "معتل مطلق" بھی کہتے ہیں۔ جیسے وَوَّيْتُ وَآءًا اور يَيَّيْتُ يَآءًا بر وزن فَعَّلْتُ فَعْلًا لیکن عموماً مباحثِ صرفیہ میں اس قسم کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ (15)

صیغہ غیر واحد متکلم کے "صیغہ متکلم مع الغیر مشترک" ہونے کی وضاحت:

اکثر صرفی مصنفین نے اپنی تصانیف میں متکلم کیلئے صیغہ غیر واحد کو صیغہ "جمع متکلم" کہا ہے جبکہ علامہ حافظ عبد العزیز سعیدی متکلم کیلئے صیغہ غیر واحد متکلم کو "جمع متکلم" کے بجائے "صیغہ متکلم مع الغیر مشترک" قرار دیتے ہیں اور اپنی کتاب "معین الابواب" میں اس صیغہ کو آپ نے "صیغہ متکلم مع الغیر مشترک" کا ہی نام دیا ہے۔ (16) دورانِ تدریس ان کا کہنا ہوتا ہے کہ

> کلام کی نسبت اگرچہ ایک سے زیادہ افراد کی طرف ہو لیکن موقع پر متکلم ایک ہی ہوتا ہے، باقی صِرف ہمنوا ہوتے ہیں۔ لہٰذا جمع کہہ کر تثنیہ ہونے اور تثنیہ کہہ کر جمع ہونے کی نفی کرنا مناسب نہیں۔

ہر باب کے تحت معاون مصادر برائے مشق:

طلبہ ٔصرف میں صلاحیت اور قابلیت اجاگر کرنے کیلئے ہر باب کے تحت معاون مصادر ذکر کرتے ہیں تاکہ طلبہ ان مصادر سے اُسی باب کے وزن پہ گردان پڑھ کر مشق کر سکیں۔ جن ابواب کے لغتِ عرب میں صرف ایک یا دو معاون مصادر ذکر کئے گئے ہوں، اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ بابِ اول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ کے آخر میں درج ذیل معاون مصادر ذکر کئے ہیں:

مصدر	معنٰی	مصدر	معنٰی	مصدر	معنٰی
اَلصَّرْفُ	پھیرنا	اَلقَصْدُ	ارادہ کرنا	اَلکَسْبُ	کمانا
اَلغَسْلُ	دھونا/پانی سے پاک کرنا	اَلعَدْلُ	انصاف کرنا	اَلجُلُوْسُ	بیٹھنا
اَلکِذْبُ	جھوٹ بولنا	اَلرُّجُوْعُ	لوٹنا	اَلغَلْبُ	غلبہ حاصل کرنا
اَلمَغْفِرَۃُ	بخشنا	اَلکَشْفُ	کھولنا	اَلنُّزُوْلُ	اترنا[17]

لازم ابواب میں صرفِ صغیر کی 3 اور صرف کبیر کی 2 گردانیں:

لازم کے ابواب تحریر کرنے میں علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ نے "معین الابواب" میں ایک خاص اسلوب اپنایا ہے جو ان سے پہلے یا بعد میں کسی مصنف سے نظر سے نہیں گزرا۔ علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ لازم کے ابواب میں صَرفِ صغیر کی 3 اور صَرفِ کبیر کی 2 گردانیں لاتے ہیں۔

بابِ پنجم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ کی ابتداء میں ایک مفصل نوٹ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

> آنیوالے باب فَعُلَ یَفْعُلُ کی یہ خاصیت ہے کہ یہ ہمیشہ لازم آتا ہے لہٰذا اس باب سے کوئی مجہول فعل نہیں آتا اور نہ ہی اسم مفعول (کیونکہ اسم مفعول، مجہول کے درجے میں ہوتا ہے) اس لئے اس باب اور دیگر ابواب کے لازم مصادر سے آپ صرفِ صغیر کی تین تین اور صرفِ کبیر مجہول کی دو دو گردانیں ملاحظہ کریں گے، پہلی گردان ستارے (☆) کے نشان کے تحت درج ہوگی جو اس باب کی اصل گردان ہوگی یعنی مجہول کے صیغوں کے بغیر۔

نمبر ایک (ا) کے تحت صرف صغیر کی دوسری اور صرف کبیر کی پہلی گردان درج ہوگی اس میں متقدمین کے طریقے پر مجہول صیغوں کو حرف جار کے ذریعے متعدی کر کے اس طرح لکھا جائیگا کہ پوری مجہول گردان صیغہ واحد مذکر کے تکرار پر مشتمل ہوگی، البتہ نائبِ فاعل کا غائب، حاضر، متکلم، مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونا ضمیرِ مجرور کے ذریعے ظاہر کیا جائیگا۔

نمبر دو (۲) کے تحت محض طلبہ کی سہولت اور انہیں گردانیں زبان زد کرانے کیلئے صرف صغیر اور کبیر کی گردانیں عام اور معروف طریقے پر بھی درج کی گئی ہیں کیونکہ فصیح عربی میں استعمال نہ ہونے کے باوجود ایسی گردانوں سے صیغوں کی اصل اور تعلیلات کے حوالے سے طالب علم کی معلومات میں بہرحال اضافہ ہی ہوتا ہے۔[18]

پھر اس باب کی صرف صغیر یوں ذکر کی ہے:

(☆) شَرُفَ يَشْرُفُ شَرْفًا وَّ شَرَافَةً فَهُوَ شَرِيْفٌ لَمْ يَشْرُفْ لَايَشْرُفُ لَنْ يَّشْرُفَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُشْرُفْ لِيَشْرُفْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَشْرُفْ لَايَشْرُفْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَشْرَفٌ مَشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِشْرَفٌ مِشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفٌ مِشْرَفَةٌ مِشْرَفَتَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفَةٌ مِشْرَافٌ مِشْرَافَانِ مَشَارِيْفُ مُشَيْرِيْفٌ وَّمُشَيْرِيْفَةٌ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَشْرَفُ اَشْرَفَانِ اَشْرَفُوْنَ اَشَارِفُ وَاُشَيْرِفٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ شُرْفٰى شُرْفَيَانِ شُرْفَيَاتٌ شُرَفٌ وَّشُرَيْفٰى فِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ مَا اَشْرَفَهٗ وَاَشْرِفْ بِهٖ.[19]

(ا) شَرُفَ يَشْرُفُ شَرْفًا وَّ شَرَافَةً فَهُوَ شَرِيْفٌ وَّشُرِفَ بِهٖ يُشْرَفُ بِهٖ شَرْفًا وَّ شَرَافَةً فَذَاكَ مَشْرُوْفٌ بِهٖ لَمْ يَشْرُفْ لَمْ يُشْرَفْ بِهٖ لَايَشْرُفُ لَايُشْرَفُ بِهٖ لَنْ يَّشْرُفَ لَنْ يُّشْرَفَ بِهٖ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُشْرُفْ لِيُشْرَفْ بِكَ لِيَشْرُفْ لِيُشْرَفْ بِهٖ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَشْرُفْ لَايُشْرَفْ بِكَ لَايَشْرُفْ لَايُشْرَفْ بِهٖ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَشْرَفٌ مَشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِشْرَفٌ مِشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفٌ مِشْرَفَةٌ مِشْرَفَتَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفَةٌ مِشْرَافٌ مِشْرَافَانِ مَشَارِيْفُ مُشَيْرِيْفٌ وَّمُشَيْرِيْفَةٌ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَشْرَفُ اَشْرَفَانِ اَشْرَفُوْنَ اَشَارِفُ وَاُشَيْرِفٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ شُرْفٰى شُرْفَيَانِ شُرْفَيَاتٌ شُرَفٌ وَّشُرَيْفٰى فِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ مَا اَشْرَفَهٗ وَاَشْرِفْ بِهٖ.[20]

(۲) شَرُفَ یَشْرُفُ شَرْفًا وَّشَرَافَةً فَهُوَ شَرِیْفٌ وَّ شُرِفَ یُشْرَفُ شَرْفًا وَّشَرَافَةً فَذَاكَ مَشْرُوْفٌ لَمْ یَشْرُفْ لَمْ یُشْرَفْ لَایَشْرُفُ لَایُشْرَفُ لَنْ یَّشْرُفَ لَنْ یُّشْرَفَ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُشْرُفْ لِتُشْرَفْ لِیَشْرُفْ لِیُشْرَفْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَشْرُفْ لَا تُشْرَفْ لَایَشْرُفْ لَا یُشْرَفْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَشْرَفٌ مَشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَیْرِفٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِشْرَفٌ مِشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَیْرِفٌ مِشْرَفَةٌ مِشْرَفَتَانِ مَشَارِفُ وَمُشَیْرِفَةٌ مِشْرَافٌ مِشْرَافَانِ مَشَارِیْفُ مُشَیْرِیْفٌ وَّمُشَیْرِیْفَةٌ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَكَّرُ مِنْهُ اَشْرَفُ اَشْرَفَانِ اَشْرَفُوْنَ اَشَارِفُ وَاُشَیْرِفٌ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ شُرْفٰی شُرْفَیَانِ شُرْفَیَاتٌ شُرَفٌ وَّشُرَیْفٰی فِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ مَا اَشْرَفَهٗ وَاَشْرِفْ بِهٖ۔ (21)

پھر ماضی مجہول کی صرف کبیر میں لکھتے ہیں:

(۱) شُرِفَ بِهٖ، شُرِفَ بِهِمَا، شُرِفَ بِهِمْ، شُرِفَ بِهَا، شُرِفَ بِهِمَا، شُرِفَ بِهِنَّ، شُرِفَ بِكَ، شُرِفَ بِكُمَا، شُرِفَ بِكُمْ، شُرِفَ بِكِ، شُرِفَ بِكُمَا، شُرِفَ بِكُنَّ، شُرِفَ بِیْ، شُرِفَ بِنَا۔ (22)

(۲) شُرِفَ، شُرِفَا، شُرِفُوْا، شُرِفَتْ، شُرِفَتَا، شُرِفْنَ، شُرِفْتَ، شُرِفْتُمَا، شُرِفْتُمْ، شُرِفْتِ، شُرِفْتُمَا، شُرِفْتُنَّ شُرِفْتُ، شُرِفْنَا۔ (23)

ابحاثِ فعل مجہول میں صیغوں کو حرف جار سے متعدی کرتے ہوئے ضمیر نائب فاعل سے صیغہ کے تعین میں بعض مصنفین پر رد:

لازم کے باب سے مجہول کی صرف کبیر میں بعضے مصنفین نے صیغہ مکمل ذکر کرکے باء جارہ کے ذریعے متعدی کیا ہے یعنی وہ صیغہ کا تعین ضمیر مرفوع متصل کے ساتھ کرتے ہیں جبکہ علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؔ نے "معین الابواب" میں صیغہ کا تعین ضمیر مجرور کے ذریعے کرتے ہوئے ان مؤلفین پر ردّ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

> کچھ مؤلفین کی طرف سے صیغے کے ذریعے فاعل کا تعین کرنے کیلئے "اشرف لتشرف بک اور لا تشرف لا تشرف بک" لکھا گیا ہے۔ یہ درست نہیں، تحقیق بڑی کتب میں ملاحظہ کریں۔ (24)

فخر المناظرین علامہ مفتی محمد عبدالمجید خان سعیدی رضوی (مہتمم جامعہ غوث اعظم ودارالعلوم نبویہ رحیم یار خان) نے بھی علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؔ کی اس تحقیق کی تائید کی ہے۔ وہ اپنے تاثرات پر مبنی خط میں لکھتے ہیں:

آپ نے باب فَعُلَ یَفْعُلُ سے امر و نہی حاضر مجہول کی گردانوں میں واحد مذکر غائب ہی کا صیغہ رکھ کر ضمائر کے حسب صِیَغ لانے کی جو تحقیق فرمائی ہے، بہت خوب ہے، راقم الحروف کی تحقیق بھی یہی ہے۔(25)

بحث اسم میں تثنیہ وجمع کے صیغوں کی رفعی اور نصبی وجری حالتوں کا فرق:

تثنیہ کی رفعی حالت الف ما قبل مفتوح ونون مکسور کے ساتھ اور نصبی وجری حالت یاء ما قبل مفتوح ونون مکسور کے ساتھ ہوتی ہے جبکہ جمع کی رفعی حالت واؤ ما قبل مضموم ونون مفتوح کے ساتھ اور نصبی وجری حالت یاء ما قبل مکسور ونون مفتوح کے ساتھ ہوتی ہے۔علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؒ اپنی تصنیف "معین الابواب" میں اسم فاعل واسم مفعول کی صرفِ کبیر ذکر کرتے ہوئے صیغہائے تثنیہ و جمع میں رفعی اور بین القوسین نصبی وجری حالت کی وضاحت کرتے ہیں۔مثلاً بابِ دوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ میں اسم مفعول کی صرفِ کبیر یوں لکھتے ہیں:

مَنْصُوْرٌ، مَنْصُوْرَانِ (مَنْصُوْرَیْنِ)، مَنْصُوْرُوْنَ (مَنْصُوْرِیْنَ)، مَنْصُوْرَۃٌ، مَنْصُوْرَتَانِ (مَنْصُوْرَتَیْنِ)، مَنْصُوْرَا
تٌ
مَنَاصِیْرُ، مُنَیْصِیْرٌ، مُنَیْصِیْرَۃٌ۔(26)

اجراءِ قواعد میں مُلحق کی خصوصیات:

علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؒ نے اپنی تصنیف "معین الابواب جلد اوّل" میں ملحق کے ابواب ذکر کرنے سے قبل الحاق کا تعارف، الحاق کی اقسام، ملحق، ملحق بہ، دلیلِ الحاق اور بالخصوص قواعد کے اجراء میں ملحق کی خصوصیات ذکر کی ہیں، اجراءِ قواعد میں ملحق کی خصوصیات میں لکھتے ہیں:

ملحق میں تین باتوں کا لحاظ بہت ضروری ہے: (۱) ملحقات میں ادغام کا کوئی قاعدہ جاری نہیں ہوگا، تاکہ مقصود (رباعی کے ہم وزن ہونا) فوت نہ ہو جائے۔ جیسے جَلْبَبَ میں بظاہر مضاعف کا قانون نمبر 3 جاری ہو سکتا ہے لیکن الحاق کی وجہ سے جاری نہیں ہوگا۔ (۲) حرفِ علت ملحقات کے آخر میں ہو تو اس میں اعلال بالابدال، اعلال بالحذف اور اعلال بالاسکان تینوں طرح کی تعلیل ہوگی۔ اعلال بالابدال جیسے قَلْسٰی کہ اس میں یاء متحرک، ما قبل فتح کی وجہ سے بَاعَ والے قاعدے کے مطابق الف سے تبدیل ہوا ہے۔

اعلال بالحذف جیسے قَلَسَوْا کہ اس میں یاء، ما قبل فتح کی وجہ سے پہلے الف سے تبدیل ہوا ہے اور پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اور اعلال بالاسکان جیسے یُقْلِسُ میں یاء کا ضمہ یَرْمِیْ کی طرح، حذف کیا گیا ہے۔ لیکن اگر حرفِ علت وسطِ کلمہ میں ہو تو تعلیل نہیں ہوگی، تاکہ مقصود فوت نہ ہو جائے۔ جیسے جَھْوَرَ بروزن فَعْوَلَ۔ (۳) ہر ملحق دراصل ثلاثی مجرد ہوتا ہے، پھر حرف کی زیادتی کے بعد ملحق برباعی بن جاتا ہے۔[27]

ہمزہ اور الف میں فرق:

علامہ حافظ عبدالعزیز سعیدیؔ نے اپنی تصنیف "معین الابواب جلد اوّل" میں "ہمزہ اور الف میں فرق" پر مفصل نوٹ رقم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

حروفِ تہجی میں ہمزہ ایک ایسا حرف ہے جس کے لکھنے کی کوئی مخصوص صورت نہیں۔ واؤ، الف اور یاء تمام صورتوں میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور بِئْرٌ۔ البتہ متاخرین علماء کرام نے ہمزہ کی جو صورت وضع کی ہے وہ (ء) ہے یعنی عین کا سِرا۔ ہمزہ کی کتابت سے متعلق تفصیلی قواعد سے پہلے یہ پیش نظر رہے کہ بظاہر ہمزہ اور الف ایک جیسے ہوتے ہیں کیونکہ ابتداء میں ہمیشہ اور درمیان میں بعض اوقات ہمزہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے اس لئے مجازاً اُسے الف کہہ دیا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت دونوں میں فرق ہے۔ ایک یہ کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور بغیر ثقلِ لسانی یا تنگی کے آرام سے پڑھا جاتا ہے۔ نیز اُس پر جزم موجود نہیں ہوتا۔ جیسے طَالَ جبکہ ہمزہ متحرک اور ساکن دونوں طرح ہوتا ہے۔ جیسے سَأَلَ اور رَأْسٌ۔ جب ہمزہ ساکن ہو تو اس کا الف سے امتیاز اس طرح ہوتا ہے کہ وہ ضُغطۂ زبان سے ادا ہوتا ہے یعنی اُس کا تلفظ تنگی اور دشواری سے خالی نہیں ہوتا۔ جیسے رَأْس۔[28]

کتابتِ ہمزہ کے قواعد:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ نے "معین الابواب جلد اوّل" میں "ہمزہ اور الف میں فرق" پر مفصل نوٹ کے بعد "کتابتِ ہمزہ کے 17 قواعد" ذکر کیے ہیں۔ مثلاً قاعدہ 4 میں بیان کرتے ہیں کہ:

ہمزۂ وصل فاء یا واؤ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد بھی ہمزہ ہو تو ہمزۂ وصل نہ صرف تلفظ میں بلکہ کتابت میں بھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ اور وَأْذَنْ لِّیْ وغیرہ۔ (29)

مہموز، مضاعف اور معتل کے قواعد سے ہونے والی تخفیفات، ادغامات اور تعلیلات کی وضاحت:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ نے "معین الابواب" میں مہموز، مضاعف اور معتل (مثال، اجواف، ناقص اور اقسامِ لفیف) کے تفصیلی قواعد نیز اکثر تخفیفات، ادغامات اور تعلیلات ذکر کی ہیں۔

مثلاً مہموز الفاء کی تخفیفات میں لکھتے ہیں:

مہموز الفاء و ثلاثی مجرد کے ابواب میں رَاسٌ، بُوْسٌ، بِیْرٌ اور جُوْنٌ والے قوانین کے مطابق جوازی تخفیف ہو سکتی ہے، جبکہ اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانٌ اور اَوَادِمُ والے وجوبی قوانین کے مطابق لازمی تخفیف بھی ہو گی (الخ)۔ (30)

مضاعف کے ادغامات سے متعلق لکھتے ہیں:

مَدٌّ دراصل مَدْدٌ تھا، دو حرف متجانس ایک کلمہ میں جمع ہوئے، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تھا۔ لہٰذا مضاعف کے قانون نمبر ایک کے مطابق پہلے متجانس کو دوسرے میں ادغام کر دیا اسطرح مَدْدٌ سے مَدٌّ ہو گیا (الخ)۔ (31)

مثال کی تعلیلات ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قانون مِیْعَادٌ... یہ قانون ثلاثی مجرد مثال واوی کے بعض مصادر میں، اسم آلہ کے ہر سہ طرق سے صیغہ واحد و تثنیہ میں اور باب فَعِلَ یَفْعَلُ (وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلاً) کے امر حاضر معروف مع ثقیلہ و خفیفہ میں جاری ہوتا ہے جبکہ ثلاثی مزید فیہ مثال وادی میں سے صرف باب افعال اور استفعال کی مصدروں میں یہ قانون جاری ہوتا ہے ان کے علاوہ

کہیں جاری نہیں ہوتا۔ (32)

اہم تعلیلات کی بالتفصیل وضاحت:

اگر کسی مقام پر خاص تعلیلات ہوں تو علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؒ "معین الابواب" میں ان تعلیلات کی مفصلاً وضاحت کرتے ہیں۔ مثلاً "اجوف واوی کی اہم تعلیلات" میں بیان کرتے ہیں کہ:

تعلیل: قُلْنَ (ماضی معروف) در اصل قَوُلْنَ (بروزن فَعَلْنَ) تھا واؤ متحرک بحرکت لازمی اور ما قبل اسی کلمہ سے مفتوح ہے تو اس کو الف سے تبدیل کیا قَالْنَ ہو گیا، اس سے التقائے ساکنین علی غیر حدہٖ ہوا الف اور لام میں، اوّل ساکن مدّہ تھا اس کو گرا دیا تو قَلْنَ (بروزن فَلْنَ ہو گیا پھر فاء کلمہ کو ضمہ دیا تا کہ واؤ محذوفہ پر دلالت کرے تو قُلْنَ (بروزن فُلْنَ) ہو گیا۔

طَوُلْنَ سے طُلْنَ بھی اسی طرح بنتا ہے۔

نوٹ: فاء کلمہ کا ضمہ اس لئے ہوتا ہے تا کہ عین کلمہ کے ضمہ پر دلالت کرے۔ (بروزن فَعَلْنَ) الخ۔ (33)

قانون کے موانع کی تفصیلی وضاحت:

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؒ نے "معین الابواب" میں مشہور قوانین کے احترازی مقامات کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ جیسے سَیِّدٌ والا قانون پہلے ذکر کر کے اس کے موانع ذکر کئے ہیں:

قانون "قُوَیِّلٌ، قُوَیِّلَۃٌ، سَیِّدٌ" نمبر ۹:

جہاں واؤ اور یاء ایک کلمہ حقیقی یا حکمی میں اکٹھی ہوں اور اُن میں سے پہلی ساکن ہو تو واؤ کو یاء کرنا پھر یاء کو یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ اگر ما قبل پر ضمہ ہو تو اسے بھی یاء کی مناسبت سے ضرور کسرہ سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے سَیْوِدٌ سے سَیِّدٌ اور مُسْلِمُوْیَ سے مُسْلِمِیَّ اور پھر مُسْلِمِیَّ۔ اگر فاء کلمہ مضموم ہو تو عین کلمہ کے اتباع میں اُسے بھی کسرہ دے سکتے ہیں جیسے مُضُوْیٌ سے مِضِیٌّ پڑھنا۔ (34)

قانون ہٰذا کے موانع:

(۱) واؤ اور یاء کسی حرف سے تبدیل شدہ نہ ہوں ورنہ قانون جاری نہ ہو گا جیسے اِئْوِ کہ اسکی یاء اصلی نہیں بلکہ ہمزے سے یاء بنی ہے اور جیسے بُوْیِعَ کا واؤ معروف میں الف تھا مگر مجہول میں ما قبل ضمہ کی وجہ سے وہ الف، واؤ ہو گیا۔

(۲) کلمہ غیر ملحق ہو لہٰذا اضْیَوَنٌ میں قانون جاری نہ ہو گا کیونکہ کلمہ ملحق ہے۔

(۳) اجراء قاعدہ کی صورت میں التباس بھی لازم نہ آتا ہو ورنہ تعلیل نہ ہو گی۔ جیسے اَیْوَمَ بروزن اَفْعَلَ میں قانون جاری کریں تو اَیَّمَ بن کر فَعَّلَ کے وزن پر محسوس ہو گا حالانکہ اصل کا وزن اَفْعَلَ ہے۔

(۴) یاء تصغیر کے بعد عین کلمہ کی وہ واؤ نہ ہو جو مفرد مکبّر میں متحرک تھی، اگر ایسا ہوا تو قانون کا اجراء وجوبی نہیں جوازی ہو گا۔ جیسے مُقَیْوِلٌ کے مکبّر مِقْوَلٌ میں واؤ متحرک ہے چنانچہ مُقَیْوِلٌ اور مُقَیِّلٌ دونوں طرح پڑھے سکتے ہیں۔

اگر یاء کے بعد وا ولام کلمہ ہو تو قانون ہر حال جاری ہو گا۔ جیسے مَدَاعِیْوُ سے مَدَاعِیٌّ پڑھنا۔ (35)

تقریظ:

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان کے شیخ الحدیث علامہ سید ارشد سعید کاظمی نے "معین الابواب" پر تقریظ لکھی اور جلد اوّل کی مذکورہ بالا خصوصیات کی تحسین فرمائی۔ (36)

تاثرات:

حضرت علامہ مفتی محمد عبد المجید خان سعیدیؔ رضویؔ نے "معین الابواب جلد اوّل" کی اشاعت سے قبل ایک خط میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا جو کہ "معین الابواب جلد اوّل" کے شروع میں شائع ہوتا ہے۔ (37)

"معین الابواب جلد اوّل" کی اشاعت کے بعد مختلف مدارسِ عربیہ کے چار مشہور اور اکابر مدرسین 1 استاذ الاساتذہ علامہ مفتی محمد اقبال سعیدیؔ رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان)، 2 استاذ العلماء علامہ مولانا حافظ عبد الستار سعیدیؔ (شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)، 3 ممتاز العلماء علامہ مولانا حافظ ممتاز احمد

چشتیؔ رحمۃ اللہ علیہ (سابق مدرس وخطیب جامعہ انوار العلوم ملتان) اور 4 فخر اہلسنّت علامہ مفتی محمد صدیق ہزارویؔ سعیدیؔ (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور) نے خطوط کے ذریعے اپنے تاثرات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔[38]

تجاویز وسفارشات

علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ کی تصنیف "معین الابواب "صَرف کے ابواب پر لکھی گئی تمام کتب میں سب سے زیادہ مفید اور منفرد حیثیت کی حامل ہے۔اس کتاب میں جہاں مختلف خصوصیات پائی جاتی ہیں، وہیں چند چیزیں قابلِ ذکر بھی ہیں۔

01 مصنف نے اس کتاب میں ماسوا صحیح کے تمام ہفت اقسام کے قوانین ذکر کئے ہیں، صحیح کے قوانین بھی درج ہوں تو اس کتاب کی افادیت کو چار چاند لگا دیں گے۔

02 مبتدی طالب علم کیلئے بنائیں ذکر کرنی چاہئیں، تاکہ ابتدائی طالب علم صیغوں کی پہچان اور ان کی گردان کو پہچان سکے۔

03 عصرِ حاضر میں چند اسباق کے بعد تمارین کا ہونا بے حد ضروری ہے۔وقفہ وقفہ سے تمارین لے آنا طلبہ کیلئے مفید ثابت ہو گا۔

04 علم صرف کا مقام علوم عربیہ میں نہایت اہم ہے، لہٰذا لازم ہے کہ یہ کتاب تمام تعلیمی اداروں مدارسِ دینیہ، کالجز (colleges) اور جامعات (universities) کی لائبریریوں میں موجود ہو تاکہ بلا امتیاز علومِ عربیہ کے طلبہ واساتذہ اس سے یکساں مستفید ہو سکیں۔

05 علم صرف کا مقام علوم عربیہ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس کتاب کی انفرادیت وافادیت کا تقاضا ہے کہ یہ کتاب مدارسِ عربیہ، کالجز (colleges) اور جامعات (universities) کے شعبہ عربی کے نصاب کا حصہ ہونی چاہئے تاکہ علومِ عربیہ کے تمام طلبہ واساتذہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

حواشی وحوالہ جات

([1]) سعیدیؔ، علامہ حافظ عبد العزیز، معین الابواب، جلد اوّل، صفحہ "ح"، مکتبہ مہریہ کاظمیہ، اشاعت بارِ ہفتم 1444ھ / 2023ء۔

([2]) آپ کے ان انتہائی نیک سیرت اور مشفق استاذ گرامی کے حوالے سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک صدی پر

محیط عرصہ تعلیم قرآن دینے کا شرف حاصل کیا

114 سال عمر پائی اور بلاشبہ سینکڑوں افراد نے ان سے قرآن پاک حفظ کیا۔

([3])سعیدیؔ، علامہ حافظ عبد العزیز، معین الابواب، جلد اوّل، صفحہ "ح"، مکتبہ مہریہ کاظمیہ، اشاعت بارِ ہفتم 1444ھ/2023ء۔

([4])ایضاً، صفحہ "ط"۔ آپ علامہ حافظ عبد العزیز سعیدیؔ کے مرشد گرامی بھی ہیں، اسی نسبت سے حافظ عبد العزیز صاحب "سعیدیؔ" کہلاتے ہیں۔

([5])ایضاً، صفحہ "م"۔

([6])ایضاً، صفحہ "ی"۔

([7])ایضاً، صفحہ "ل"۔

([8])ایضاً، صفحہ "ک"۔

([9])ایضاً، صفحہ "م"۔

([10])ایضاً، صفحہ "ن"۔

([11])ایضاً، صفحہ 2۔

([12])ایضاً، صفحہ 3۔

([13])ایضاً، صفحہ 10۔

([14])ایضاً، صفحہ 11۔

([15])ایضاً، صفحہ 7۔

([16])ایضاً، صفحہ 15۔

([17])ایضاً، صفحہ 55۔

([18])ایضاً، صفحہ 66۔

([19])ایضاً، صفحہ 66۔

([20])ایضاً، صفحہ 67۔

([21])ایضاً، صفحہ 67۔

([22])ایضاً، صفحہ 67۔

([23])ایضاً، صفحہ 67۔

([24])ایضاً، صفحہ 66۔

([25])ایضاً، صفحہ "ز"۔

([26])ایضاً، صفحہ 57۔

([27])ایضاً، صفحہ 144۔

([28])ایضاً، صفحہ 212۔

([29])ایضاً، صفحہ 212۔

([30])ایضاً، صفحہ 214۔

([31])ایضاً، صفحہ 366۔

([32])سعیدیؔ، علامہ حافظ عبد العزیز، معین الابواب، جلد دوم، صفحہ 20، مکتبہ مہریہ کاظمیہ، اشاعت بارِ چہارم 1444ھ / 2023ء۔

([33])ایضاً، صفحہ 108۔

([34])ایضاً، صفحہ 106۔

([35])ایضاً، صفحہ 107۔

([36])سعیدیؔ، علامہ حافظ عبد العزیز، معین الابواب، جلد اوّل، صفحہ "ج"، مکتبہ مہریہ کاظمیہ، اشاعت بارِ ہفتم 1444ھ / 2023ء۔

([37])ایضاً، صفحہ "و"۔

([38])ایضاً، صفحہ "ھ"۔